اِنَّ الفضل بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

قادیان دارالامان

ایڈیٹر غلام نبی

DAILY. ALFAZL QADIAN.

ٹیلیفون نمبر ۹۱

جلد ۲۶ | مورخہ ۲۶ شعبان ۱۳۵۷ھ | مطابق ۲۱ اکتوبر ۱۹۳۸ء | نمبر ۲۴۳

"احراریوں کے پیروں تلے سے زمین نکل گئی"

از جناب مولوی ابوالعطاء اللہ دتا صاحب۔ جالندھری

جب احرار زوروں پر تھے۔ جہلاء ان کی پشت پر تھے۔ انہیں خیال تھا بلکہ اس کا علی الاعلان ذکر کر چکے تھے کہ ہم احمدیت کو کچل کر رکھ دیں گے۔ احمدیوں کو نیست و نابود کر دیں گے۔ ہاں انہی دنوں جب احراری غوغا آرائی کمال پر تھی۔ بعض حکام بھی ان کے ہم نوا بن گئے تھے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ نے برملا فرمایا۔ "میں دیکھتا ہوں۔ کہ احرار کے پاؤں تلے سے زمین نکل رہی ہے"۔ (الفضل ۳۰ مئی ۱۹۳۵ء) یہ پُرشوکت اعلان ان دنوں کوتہ بین انسانوں کے لئے باعثِ مضحکہ ہؤا۔ ہاں وہ جو خدا تعالیٰ کی غیر محدود قدرتوں سے نا آشنا ہیں۔ وہ اسے سن کر تمسخر آمیز ہنسی ہنسے احراری لیڈر اس اعلان کے بعد اشتعال انگیزی میں بہت بڑھ گئے۔ انہوں نے جان توڑ کوشش کی۔ کہ اپنے پَیر جما سکیں۔ بلکہ انہیں اور مضبوط کر لیں۔ مگر واقعات گواہ ہیں۔ کہ احرار اس اعلان کے بعد سنبھل نہیں سکے۔ اور ہر آنے والا دن ان کو قعرِ مذلت میں پیچھے ہی نیچے لیجا رہا ہے۔ حتیٰ کہ اب تو خود انہیں بھی اقرار ہے۔ اور ان کے ہمدردوں کو بھی اقرار ہے کہ احرار کے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی۔ اور ان کا وجود مسلمانانِ ہند کے لئے ایک ناخوشگوار بوجھ ہے۔ حال میں مسلم اخبارات میں "فوجی بھرتی کے مسودہ قانون پر چیپلتی ہوئی نظر" کے عنوان سے ایک ٹھوس مضمون شائع ہؤا ہے جس میں مسلم لیگ پارٹی کے زاویہ نگاہ کی وضاحت کی گئی ہے:۔

احرار کی آخری تحریک سول نافرمانی کے ضمن میں جسے انہوں نے محض کھوئے ہوئے وقار کو سنبھالنے کے لئے جاری کیا تھا۔ لکھا ہے:۔

"پنجاب والوں نے کانگرس کی تجاویز کا نہایت کامیابی کے ساتھ مقابلہ کیا۔ شہید گنج کی تحریک جسے احرار نے جو کانگرس کے اشاروں پر ناچتے ہیں۔ چلایا تھا کچھ عرصہ تک ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ سکندری وزارت کی جڑیں کھوکھلی کر دیگی۔ لیکن سکندر نے انہیں انہی کے داؤں پر مارا۔ وہ ایک دلیرانہ بیان ہے کہ قوم کے سامنے آئے جس سے احراریوں کے پیروں تلے سے زمین نکل گئی۔ اور یہ ایسی تدبیر تھی۔ کہ جس پر کانگرسی لیڈروں نے بھی انہیں مبارکباد کے تار بھیجے"۔

(روزنامہ احسان لاہور ۸ اکتوبر)

گویا شہید گنج کی تحریک کا آغاز اور اس کا انجام احرار کے لئے رسوا کُن تھا۔ اور ہے۔ جب احرار بلند بانگ دعاوی کے باوجود جمہور مسلمانوں سے الگ رہے۔ اور شہید گنج کی اینٹ سے اینٹ بج جانے پر بھی ٹس سے مس نہ ہوئے تو اس سے ان کی ہستی معرضِ خطر میں پڑ گئی۔ اور ان کی بنیاد کھوکھلی ہوگئی۔ رفتہ رفتہ انہیں اس کا احساس ہؤا۔ تب گزشتہ دنوں انہوں نے شہید گنج کے نام پر سول نافرمانی کا طریق اختیار کر کے سنبھالا لیا۔ مگر زیادہ دیر نہ گذری کہ ان کو اپنے مقصد میں ناکامی کا مونہہ دیکھنا پڑا۔ اور ان کے پیروں تلے سے زمین نکل گئی۔ اور انہیں اپنے آقاؤں کے نقطۂ نظر سے بھی سخت ذلیل ہونا پڑا:۔

جس زمانہ میں یہ الفاظ کہے گئے تھے۔ اس میں احرار جس اثر و رسوخ کے مالک تھے۔ پنجاب کے لوگوں پر بالعموم اور مسلمانوں پر بالخصوص وہ جس طرح چھائے ہوئے تھے۔ ہر جگہ ان کا طوطی بول رہا تھا۔ اور حالات اس قدر ساز گار تھے۔ کہ ظاہر بین پر نظر رکھنے والا کوئی انسان یہ تصور بھی نہ کر سکتا تھا۔ کہ نہایت ہی قلیل عرصہ میں وہ اس طرح ذلیل و خوار ہو جائیں گے۔ اور ان کی رسوائی اس حد تک پہونچ جائیگی۔ کہ ان کا سب سے بڑا نقیب اور مداح اخبار بھی جو رات دن ان کے حق میں پروپیگنڈا کرتا ان کی مدح و ستائش کے پل باندھتا اور تعریف میں رطب اللسان رہتا تھا۔ بالکل غیر مبہم الفاظ میں اس حقیقت کا اقرار و اعتراف کرے گا۔ یہ وہ عمل اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ جس میں ایک چشمِ بینا کے لئے ہدایت اور بصیرت کا سامان موجود ہے۔ اور فائدہ اٹھانیوالے کے لئے احمدیت کی صداقت کا یہی ایک کافی ثبوت ہے:۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بخیریت ہیں

بمبئی سے موصول شدہ تار بنام حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے سے معلوم ہؤا ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں:۔

مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا خطاب جماعت احمدیہ سے

رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

(۱) اللہ تعالےٰ نے جس عظیم الشان خدمت کا موقعہ جماعت احمدیہ کو دیا ہے۔ وہ دنیا کے پردہ پر بہت ہی کم قوموں کو نصیب ہؤا ہے ؛

(۲) مگر جس قربانی کا اس جماعت سے مطالبہ ہے وہ بھی بہت کم جماعتوں سے ہؤا ہے۔ اور وہ قربانی صبر ہے۔ یعنی استقلال اور ہمت سے ایک ایسے نتیجہ کا انتظار جو گو یقینی ہے مگر نسبتاً لمبے عرصہ کے بعد ظاہر ہونے والا ہے ؛

(۳) مگر اس امتحان میں ایک قوم ہم سے پہلے کامیاب ہو چکی ہے۔ اور وہ مسیحیوں کی قوم ہے۔ انہیں کامیابی تین سو سال کے بعد ہوئی۔ جس عرصہ میں لاکھوں عیسائی قتل کیا گیا۔ لاکھوں وطن سے بے وطن ہؤا۔ لاکھوں کے مال و اسباب لوٹ لئے گئے۔ صدی کے بعد صدی آئی لیکن اس قوم نے ہمت نہ ہاری۔ آخر تین سو سال بعد فقیری کی گدڑی پھینک کر بادشاہت کا خلعت پہنا۔ اور آناً فاناً سب دنیا پر چھا گئی۔ اسی لمبے انتظار کا نتیجہ تھا۔ کہ وہ اس قدر لمبے عرصہ تک حکومت کرنے کے قابل ہو گئی ؛

(۴) جماعت احمدیہ کے انتظار کا زمانہ تو اس سے بہت کم ہے۔ پھر کیا ہمارا صبر پہلے مسیح کی امت سے زیادہ شاندار نہیں ہونا چاہیئے ؛

(۵) ہمارے مسیح نے جو معجزات دکھائے۔ وُہ پہلے مسیح سے بہت زیادہ اور زیادہ اہم ہیں۔ پھر کیا ہمارے ایمان ان سے بہت زیادہ قوی نہیں ہونے چاہئیں۔ اور کیا اسی کے مطابق ہماری قربانیاں بڑھی ہوئی نہیں ہونی چاہئیں ؛

(۶) مگر اے عزیزو۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ اس دفعہ یعنی تحریک جدید کے دوسرے دور میں جماعت نے اس طرح قربانی پیش نہیں کی جس طرح کہ اس نے پہلے دور میں پیش کی تھی ؛

(۷) آج تحریک جدید کا کام محض اس وجہ سے رک رہا ہے۔ کہ بعض دوستوں نے اپنے وعدے پورے کرنے میں سستی دکھائی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ سستی کمی ایمان کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ محض بھول چوک کی وجہ سے ہے ؛

(۸) پس میں تمام دوستوں کو ان سب کو جنہوں نے اس کام کا بیڑا اٹھایا تھا۔ اور ان سب کو جن کے دل میں خدا تعالےٰ کی محبت کی چنگاری سلگ رہی ہے۔ گو وُہ عہدہ دار نہیں کہتا ہوں۔ کہ کمر کس کر کھڑے ہو جائیں۔ اور گھر بہ گھر پھر کر ان دوستوں سے چندے وصول کریں۔ جو وعدہ تو کر چکے ہیں۔ مگر ابھی انہوں نے ادا نہیں کیا۔

(۹) گزشتہ سالوں کے بقائے ملا کر ستر ہزار کے قریب وعدوں کی وصولی باقی ہے۔ پس یہ کام معمولی نہیں۔ آپ کی رات دن کی تگ و دو کو چاہتا ہے۔ کیونکہ وعدوں کی وصولی کی تاریخ میں دو ماہ سے بھی کم اب باقی ہیں۔

(۱۰) آپ کی یہ محنت رائگاں نہ ہوگی۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل آپ پر جو وصول کریں گے نازل ہوں گے۔ اور ان پر بھی جو میری آواز پر لبیک کہتے ہوئے فوراً اپنے وعدے پورے کریں۔ انشاء اللہ تعالےٰ

(۱۱) دوستوں کو یہ بھی چاہیئے۔ کہ وُہ ساتھ کے ساتھ دعائیں بھی کرتے جائیں کہ اللہ تعالےٰ ان پر اپنے خاص فضل فرمائے۔ جو وعدے پورے کرنے والے ہیں۔ اور ان کی سستی کو دور کرے۔ جو شامت اعمال کی وجہ سے ابھی اس نعمت کو حاصل نہیں کر سکے۔ کیونکہ آخر وہ ہمارے بھائی ہیں۔ اور ان کی سستی ہم پر اثر انداز ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ اور اگر خدا تعالےٰ انہیں بخشے۔ تو یہ ہمارے لئے ویسا ہی خوشی کا موجب ہے۔ جیسا کہ اس نے ہمیں بخشا ؛

بین المذاہب امن کے قیام کے متعلق

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مساعی جمیلہ

دُنیا میں مذاہب کے مابین جنگ و جدال اور فتنہ و فساد اس قدر دیکھا جاتا ہے۔ کہ اکثر لوگ محض اسی وجہ سے مذہب کے نام سے متنفر ہو چکے ہیں۔ ایک مذہب کے پیرو دوسرے مذاہب پر بے جا اور ناجائز حملے کرتے ہیں۔ اور دوسروں کے جذبات۔ اور احساسات کا بالکل خیال نہیں کیا جاتا بعض دفعہ گندی گالیوں اور نہایت ہی نازیبا حرکات تک نوبت پہونچ جاتی ہے۔ اور شرافت و انسانیت کو نظرانداز کر کے ایک دوسرے پر بڑھ بڑھ کر حملے کئے جاتے ہیں۔ موجودہ زمانہ تہذیب و تمدن کی ترقی کا زمانہ سمجھا جاتا ہے۔ مگر جس قدر منافرت افزا پروپیگنڈا اس زمانہ میں مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے ایک دوسرے کے خلاف کر رہے ہیں۔ اس کی نظیر پہلے زمانہ میں نہیں ملتی۔ اس زمانہ میں خدا کا پیارا مسیح امن کا شہزادہ بن کر مبعوث ہوا۔ اور آپ نے بین المذاہب امن قائم کرنے کے لئے ایسے اصول پیش فرمائے کہ ان پر عمل پیرا ہو کر فتنہ و فساد بالکل مٹ سکتا ہے۔ یہ اصول ایسے نہیں جو ناقابل عمل یا ناقابل قبول ہوں۔ بلکہ ہر مذہب کے پیرو نہایت آسانی سے (بشرطیکہ وسعت قلبی موجود ہو) ان کو عمل میں لا سکتے ہیں۔ اور وہ درج ذیل ہیں:-

پہلا اصل

پہلا اصل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ پیش فرمایا کہ جس طرح ہم دُنیا میں اللہ تعالےٰ کے ظاہری اور جسمانی ثمار کو ہر ملک و ملت پر اثرانداز دیکھتے ہیں۔ اور ہر سیاہ و سفید۔ امیر و غریب۔ مسلم و ہندو اور عیسائی یکساں ان سے متمتع ہو رہا ہے۔ اس میں کسی امیر غریب ہندو مسلم۔ عیسائی یا مشرقی اور مغربی کی تخصیص نہیں۔ اسی طرح خدا تعالےٰ کی باطنی۔ اور روحانی ثمار بھی کسی خاص قوم یا کسی خاص ملک سے مخصوص نہیں۔ بلکہ اللہ تعالےٰ کی روحانی ثمار سے بھی ہر قوم اور ملک کو حصہ ملا ہے۔ چنانچہ خدا تعالےٰ نے ہر قوم اور ملک میں اپنے پیغامبر مبعوث فرمائے۔ حضرت رامچندر حضرت کرشن ؑ اور حضرت بدھ ؑ کو ہند میں حضرت مُوسےٰ ؑ کو مصر میں حضرت عیسےٰ ؑ کو فلسطین میں۔ حضرت زرتشت ؑ کو ایران میں اور حضرت کنفیوشس کو جاپان میں خلق اللہ کی اصلاح کے لئے مبعوث فرمایا۔

پس یہ تمام مقدس وجود جو مختلف ازمنہ اور ممالک میں اصلاح اقوام کے لئے مامور ہو کر جلوہ گر ہوئے۔ اس قابل ہیں۔ کہ ان کو بُرے الفاظ سے یاد کرنے کی بجائے عزت اور احترام کے ساتھ ان کا ذکر کیا جائے۔

اس نظریہ کو اگر تمام مذاہب کے لوگ تسلیم کر لیں۔ اور اس پر عمل پیرا ہو جائیں۔ تو دُنیا میں بہت حد تک امن قائم ہو سکتا ہے۔ ہر شخص جانتا ہے۔ اگر بانیانِ مذاہب پر ایک دوسرے سے بڑھ کر حملے کئے جائیں تو مذاہب کے درمیان کبھی امن قائم نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ کوئی شخص بھی اپنے مذہبی پیشوا کی ہتک کو برداشت نہیں کر سکتا۔ چنانچہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"جو لوگ ناحق خدا سے بے خوف ہو کر ہمارے بزرگ نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بُرے الفاظ سے یاد کرتے۔ اور آنجناب پر ناپاک تہمتیں لگاتے اور بدزبانی سے باز نہیں آتے۔ ان سے ہم کیونکر صلح کریں۔ میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ ہم شور زمین کے سانپوں۔ اور بیابانوں کے بھیڑیوں سے صلح کر سکتے ہیں۔ لیکن ان لوگوں سے صلح نہیں کر سکتے۔ جو ہمارے پیارے نبی پر جو ہمیں اپنی جان اور ماں باپ سے پیارا ہے۔ ناپاک حملے کرتے ہیں۔" (پیغام صلح)

پس جس طرح ایک غیور مسلمان اپنے نبی پاک صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہتک برداشت نہیں کر سکتا۔ اسی طرح ایک ہندو اور عیسائی بھی اپنے مذہبی پیشواؤں کی ہتک برداشت کرنے کو تیار نہیں۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ امن کے قیام کے لئے ہر مذہب کے لوگ دوسرے مذاہب کے بانی کو اسی طرح عزت و عظمت کی نگاہ سے دیکھیں۔ جس طرح اپنے مذہبی پیشوا کو دیکھتے ہیں۔

دُوسرا اصل

دوسرا اصل حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ پیش فرمایا۔ کہ امن کے قیام کے لئے ضروری ہے کہ ہر مذہب کے پیرو اپنی تحریر اور تقریر میں صرف اپنے مذہب کی خوبیاں پیش کریں۔ دوسرے مذاہب پر اعتراض اور حملے نہ کریں۔ کیونکہ اس سے اپنے مذہب کی سچائی ثابت نہیں ہوتی بلکہ دوسرے مذہب کے لوگوں میں بغض و کینہ پیدا ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس پر خود عمل کیا۔ اور دوسرے مذاہب پر اعتراض کئے بغیر اسلام کی خوبیاں پیش فرمائیں۔ لیکن دوسرے مذاہب کے ماننے والوں کی طرف سے ہمیشہ اسلام پر بے جا حملے کئے جاتے رہے آخر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الزامی طور پر ان مذاہب سے مقابلہ کرنا پڑا۔

پس اگر بالاتفاق تمام مذاہب اس نظریہ کو تسلیم کر کے اس پر کاربند ہو جائیں۔ تو مذاہب میں امن کا قیام یقینی ہے۔

تیسرا اصل

تیسرا اصل حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ پیش فرمایا۔ کہ ایک مذہب کے پیرو جب دوسرے مذاہب پر اعتراض کریں۔ تو وُہ کوئی ایسا اعتراض نہ کریں جو ان کے اپنے مذہب پر الٹ کر پڑ سکتا ہو۔ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ دُوسرے مذاہب پر جب نکتہ چینی کی جاتی ہے تو اس امر کو بالکل نظرانداز کیا جاتا ہے۔ پس اگر اس اصل کو پیش نظر رکھا جائے۔ کہ دوسروں پر کوئی ایسا اعتراض نہ کیا جائے۔ جو اپنے مذہب پر بھی پڑ سکتا ہے۔ تو اعتراضات کی رو بہت کم ہو جائے۔ اور اس طرح امن کا قیام بھی کافی حد تک ہو جائے۔

الغرض یہ تین زرین اصول ہیں۔ جو بین المذاہب امن کے قیام کے لئے شہزادۂ امن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیش فرمائے وہ لوگ جو ہندوستان میں امن قائم کرنے کے متمنی اور صلح کے لئے کوشاں ہیں۔ ان کو چاہیئے۔ کہ وُہ ان اصُول پر عمل کرنے اور کروانے کی کوشش کریں۔ تاکہ ہندوستان میں پُرامن اور خوشگوار فضا پیدا ہو سکے۔ اور مذہب سے جو تنفر دن بدن بڑھ رہا ہے۔ وُہ دُور ہو۔

خاکسار غلام احمد۔ فرخ
از کراچی

کلمۃ اللہ

(۲)

عیسائیوں کے اس استدلال کی تردید کرنے کے بعد جو وہ الوہیت مسیح کی تائید میں لفظ کلمہ سے کرتے ہیں۔ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ یہ امر واضح کر دیا جائے۔ کہ قرآن کریم نے حضرت مسیح کو اللہ تعالےٰ کا کلمہ کن معنوں میں قرار دیا ہے۔

اس حقیقت کے انکشاف کے لئے کہیں دور جانے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ ہمیں قرآن کریم پر ہی غور کرنا چاہیئے۔ اور سوچنا چاہیئے۔ کہ کلمہ کا لفظ قرآنی اصطلاح میں کن معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ سو اس غرض کے لئے جب ہم قرآنی آیات پر تدبر کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ قرآن کریم میں کلمہ کا لفظ بعض دفعہ پیشگوئی کے معنوں میں بھی استعمال ہوا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ویحق اللہ الحق بکلماتہ ولو کرہ المجرمون (یونس) کہ اللہ تعالےٰ اپنی پیشگوئیوں کے مطابق حق کو ظاہر کر کے رہے گا اگرچہ مجرم لوگ کتنا ہی ناپسند کریں اسی طرح فرماتا ہے۔ یرید اللہ ان یحق الحق بکلماتہ ویقطع دابر الکافرین (انفال) کہ اللہ تعالےٰ چاہتا ہے۔ اپنی پیشگوئیوں کے مطابق حق ظاہر کر دے۔ اور کافروں کا کلیۃً استیصال کر دے۔ اسی طرح فنادتہ الملائکۃ وھو قائم یصلی فی المحراب ان اللہ یبشرك بیحیٰ مصدقاً بکلمۃ من اللہ وسیداً وحصوراً ونبیاً من الصالحین۔ (آل عمران) میں حضرت زکریا کو حضرت یحیٰ علیہ السلام کی پیدائش کی خبر دیتے ہوئے انہیں مصدقاً بکلمۃ من اللہ کہا گیا ہے۔ جس کا مفہوم یہ ہے۔ کہ وہ اللہ تعالےٰ کی اس پیشگوئی کو جو میں کر رہا ہوں پورا کرنے والا ہو گا۔ پس کلمہ کا لفظ ان تینوں جگہ پیشگوئی کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ اب جبکہ ثابت ہو گیا۔ کہ کلمہ کے معنے پیشگوئی کے بھی ہیں۔ تو یہ سمجھنا کوئی مشکل امر نہ رہا۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو کیوں کلمہ کہا گیا ہے۔ زیر بحث آئت جس میں حضرت مسیح کے متعلق کلمہ کے لفظ کا استعمال ہوا ہے یہ ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ اذ قالت الملائکۃ یا مریم ان اللہ یبشرك بکلمۃ منہ اسمہ المسیح عیسیٰ ابن مریم وجیہاً فی الدنیا والاخرۃ ومن المقربین (آل عمران) اس آئت کے اور معانی کے علاوہ ایک معنے یہ بھی ہیں۔ کہ ملائکہ نے حضرت مریم سے کہا اے مریم اللہ تعالےٰ تجھے اپنے ایک کلمہ یعنے پیشگوئی کے ذریعہ بشارت دیتا ہے۔ کہ تیرے ہاں ایک بڑا نامور بیٹا پیدا ہو گا۔ اس کا نام مسیح عیسےٰ بن مریم ہو گا۔ اسی طرح وکلمتہ القاھا الیٰ مریم میں بھی یہی بتایا گیا ہے۔ کہ حضرت مسیح اس پیشگوئی کے ماتحت پیدا ہوئے تھے جو خدا تعالےٰ نے حضرت مریم علیہا السلام سے کی تھی۔ اول الذکر آئت کے لفظ بکلمۃ میں ب ذریعہ کے معنوں میں استعمال ہوئی ہے۔ جیسے فانما یسرناہ بلسانك لتبشر بہ المتقین وتنذر بہ قوماً لُدّا کے یہ معنے ہیں۔ کہ ہم نے قرآن کو اس لئے تیری زبان میں آسان بنا کر اتارا ہے۔ تاکہ اس کے ذریعہ تو متقیوں کو بشارت دے اور جھگڑالو قوم کو ڈرائے۔ اور ثانی الذکر میں القاھا کا جو لفظ استعمال ہوا ہے اس کے استعمال کی بھی قرآن کریم سے کئی مثالیں ملتی ہیں۔ مثلاً فرماتا ہے۔

(۱) یلقی الروح من امرہٖ علیٰ من یشاء من عبادہٖ

(۲) ءالقی الذکر علیہ من بیننا

(۳) وما کنت ترجوا ان یلقیٰ الیك الکتاب الّا رحمۃً من ربك

پس اس آئت کا یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالےٰ کے ملائکہ نے حضرت مریم سے کہا اے مریم اللہ تعالےٰ اپنی طرف سے ایک پیشگوئی کرتے ہوئے تجھے بشارت دیتا ہے۔ کہ تیرے ہاں ایک ایسا بیٹا پیدا ہو گا۔ جو دنیا اور آخرت میں وجیہہ ہو گا۔ اور خدا تعالےٰ کے مقربین میں سے ہو گا۔ پس جبکہ کلمہ کے معنی پیشگوئی کے ہیں۔ تو اس میں حضرت مسیح کی منفردانہ حیثیت کونسی رہی۔ اس میں کئی انبیاء تھے کہ کئی اولیاء بھی شریک ہیں۔ بلکہ کئی مومن ایسے ہیں۔ جن کو اللہ تعالےٰ بچوں کے پیدا ہونے کی خبر دے دیتا ہے۔ قرآن کریم میں ہی حضرت یحیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا ذکر آتا ہے جو بشارت اللہ کے ماتحت ہوئی چنانچہ جب حضرت زکریا علیہ السلام نے دُعا کی کہ رب انی وھن العظم منی واشتعل الرأس شیباً ولم اکن بدعائك رب شقیا تو اللہ تعالےٰ نے انہیں حضرت یحیےٰ علیہ السلام کی پیدائش کی خوشخبری دی۔ جس پر انہوں نے کہا انیٰ یکون لی غلامٌ وکانت امرأتی عاقراً وقد بلغت من الکبر عتیا۔ کہ اے میرے رب میرے ہاں بچہ کس طرح پیدا ہو گا۔ جبکہ میری بیوی بانجھ ہے۔ اور میں حد سے زیادہ بوڑھا ہو چکا ہوں۔ اللہ تعالےٰ نے کہا ھو علیّ ھیّنٌ وقد خلقتك من قبل ولم تك شیئا مجھ پر یہ کوئی مشکل امر نہیں۔ میں نے تو تجھے ایسی حالت سے پیدا کیا تھا۔ جبکہ تو کوئی چیز ہی نہیں تھا۔ پس جبکہ حضرت یحیےٰ علیہ السلام کی پیدائش بھی بشارت اللہ کے ماتحت ہوئی۔ اور جبکہ اور سینکڑوں نہیں ہزاروں بچوں کی پیدائش اللہ تعالےٰ کی پیشگوئیوں کے ماتحت ہوتی ہے۔ تو حضرت مسیح علیہ السلام کی پیدائش کی پیشگوئی کو ان کی الوہیت کی دلیل قرار دینا کہاں تک درست ہو سکتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ جس طرح حضرت یحیےٰ علیہ السلام کی پیدائش خدائی قدرتوں کا ایک نشان ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح علیہ السلام کی پیدائش بھی ایک الٰہی قدرت کا نشان ہے مگر عیسائیوں پر تعجب ہے کہ وہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی پیدائش کو تو خارق عادت قرار دیتے ہیں۔ مگر حضرت یحیےٰ علیہ السلام کی پیدائش کو خارق عادت قرار نہیں دیتے۔ حالانکہ ان دونوں میں بلحاظ قدرت نمائی کے کوئی فرق نہیں۔ جس طرح پہلی بات انسانی عقل سے بالاتر ہے۔ اسی طرح دوسری بات انسانی عقل سے بالاتر ہے۔ مگر حضرت مسیح کو تو ایک وجہ سے خدا قرار دینا اور حضرت یحیےٰ علیہ السلام کو اسی وجہ سے خدا قرار نہ دینا یہ عیسائیوں کو ہی زیب دیتا ہے

پھر یہ امر بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ قرآن شریف سے ایک کلمہ ایسا بھی معلوم ہوتا ہے۔ جس کے کہنے کے بعد اللہ تعالےٰ ہر چیز کو پیدا کیا کرتا ہے۔ اور اسی وجہ سے تمام مخلوقات کلمات اللہ کہلاتی ہے۔ اور وہ کلمہ کن ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے انما امرہٗ اذا اراد شیئاً ان یقول لہ کن فیکون کہ جب وہ کسی چیز کو عالم وجود میں لانا چاہتا ہے۔ تو کہتا ہے ہو جا اور وہ ہو جاتی ہے۔

پس دنیا میں ہر چیز کی پیدائش خدا تعالےٰ کے کلمہ کن سے ہوتی ہے۔ اور چونکہ اس کی مخلوق لا انتہا ہے

اس لئے اللہ تعالیٰ نے دوسری جگہ فرمایا کہ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا۔ کہ اگر تمام سمندر بھی سیاہی بن جائیں۔ اور ان سے کلماتِ الہیہ لکھنے شروع کر دئے جائیں تو سمندر ختم ہو جائیں۔ مگر کلمات اللہ ختم نہ ہوں۔

پس جس طرح باقی کلمات اللہ ہیں اسی طرح حضرت مسیح بھی ایک کلمہ ہیں۔ مگر چونکہ سوال ہو سکتا ہے۔ کہ حضرت مسیح کو خصوصیت کے ساتھ کلمہ کیوں کہا گیا۔ اس لئے یہ سمجھ لینا ضروری ہے کہ جس آیت میں حضرت مسیح کو کلمہ کہا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی یہ ذکر بھی ہے کہ حضرت مریم کو جب یہ بشارت ملی تو انہوں نے کہا اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ وَلَدٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ۔ کہ میرے ہاں بیٹا کس طرح پیدا ہو سکتا ہے۔ مجھے تو کسی بشر نے آج تک نہیں چھوا۔ اس پر انہیں کہا گیا كَذٰلِكِ اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ اِذَا قَضٰى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ۔ اللہ تعالیٰ جیسے چاہتا ہے۔ پیدا کر دیتا ہے۔ کیونکہ جب وہ کسی امر کا فیصلہ کر دیتا ہے۔ تو صرف اتنی بات کہتا ہے کہ کُن اور وہ ہو جاتی ہے۔

اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ چونکہ حضرت مسیح علیہ السلام کی پیدائش ایک ایسے اعجازی رنگ میں ہوئی تھی کہ جس میں باپ کا دخل نہیں تھا اور حضرت مریم محض خدا کے کلمۂ کُن سے حاملہ ہوئی تھیں۔ اس لئے ان کے بطن سے پیدا ہونے والے مبارک بچہ کو کلمۃ اللہ کہا گیا۔ اس کی تائید قرآن شریف کی دوسری آیات بھی کرتی ہیں۔ چنانچہ جو آیات اوپر لکھی گئی ہیں۔ ان کے سلسلہ میں آگے چل کر جو آیت آتی ہے۔ اس میں حضرت مسیح علیہ السلام کی پیدائش کو حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش کے مشابہ قرار دیا گیا ہے۔ اور وہ آیت یہ ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ۔ کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مثال آدم کی سی ہے۔ اُسے خدا نے مٹی سے پیدا کیا۔ اور پھر کہا ہو جا اور وہ ہو گیا۔ اس جگہ حضرت مسیحؑ اور حضرت آدم علیہ السلام دونوں کی پیدائش کو ہم رنگ اور ایک دوسرے کے مشابہ قرار دیا گیا ہے۔ اور دونوں کی نسبت کہا گیا ہے کہ خدا نے اُن کو کُن کہکر پیدا فرمایا۔ مگر کلمہ کہنے کے باوجود حضرت مسیح علیہ السلام کی الوہیت کا اس میں کوئی ثبوت نہیں کیونکہ اگر کلمہ سے کوئی الٰہ قرار پا سکتا ہے۔ تو پھر عیسائیوں کو حضرت مسیح علیہ السلام سے بھی بڑا خدا آدم کو ماننا چاہیئے۔ مگر جب آدم خدا نہیں تھے۔ حالانکہ وہ بغیر باپ اور بغیر ماں کے پیدا ہوئے تو حضرت مسیح علیہ السلام محض بلا باپ پیدا ہو کر کس طرح خدا کہلا سکتے ہیں۔

پس حضرت مسیح علیہ السلام کی نرالی پیدائش اُن کی خدائی کی کوئی دلیل نہیں۔ جیسے حضرت آدم علیہ السلام کی نرالی پیدائش ان کی خدائی کا کوئی ثبوت نہیں۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے آدمؑ اور مسیح علیہ السلام دونوں کو کلمہ کہکر مخلوق قرار دے دیا ہے۔ کیونکہ کلمہ وہی ہے جو خدا تعالیٰ کے کلمۂ کُن سے پیدا ہوا اور جب حضرت مسیحؑ کلمۃ اللہ یعنی خدا تعالیٰ کی مخلوق ہوئے۔ تو اس نقطہ سے ان کی خدائی کا استدلال کرنا حماقت اور نادانی نہیں تو اور کیا ہے۔

مفسرین نے بھی کلمہ کے کئی معنے کئے ہیں۔

۱۔ سب سے پہلے معنے جس پر قریباً تمام مفسرین نے اتفاق کیا ہے۔ یہ ہیں کہ چونکہ حضرت مسیح علیہ السلام بن باپ تھے۔ اور وہ خدا کے کلمۂ کُن سے پیدا ہوئے اس لئے ان کو کلمہ کہا گیا ہے

۲۔ بعض کی یہ رائے ہے۔ کہ چونکہ حضرت مسیح علیہ السلام احکام الٰہی کی تبلیغ اور مخلوق کو وعظ و نصیحت کرنے میں تھکتے نہ تھے۔ اور ہمیشہ لوگوں کو تبلیغ کرتے رہتے تھے۔ اس لئے ان کو کلمہ کہا گیا۔ کیونکہ عربی زبان کا قاعدہ ہے۔ کہ جب کوئی شخص کسی صفت میں سبقت حاصل کر لے تو اس وقت اسے وہ صفتِ مجسم کہدیتے ہیں۔ جیسے بہت بڑے سخی اور فیاض کو عربی زبان میں جُود کہتے ہیں۔ حالانکہ جود کے معنے سخاوت کے ہیں۔ اسی طرح چونکہ حضرت مسیح علیہ السّلام کے متعلق یہ مقدر تھا۔ کہ وہ کثرت سے تبلیغ کرینگے۔ اور کلام الٰہی کو اکناف و اطراف عالم میں پہنچائیں گے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے انہیں کلمۃ اللہ کہا۔

۳۔ بعض نے یہ بھی لکھا ہے کہ چونکہ حضرت مسیح کی بعثت کے متعلق بہت عرصہ پہلے پیشگوئیاں ملتی آتی تھیں۔ اسلئے انہیں کلمۃ اللہ کہا گیا ہے۔ گویا انہیں کلمہ اس لئے نہیں کہا گیا کہ اس سے ان کی الوہیت ثابت کرنا مقصود تھا۔ بلکہ اس لئے کلمہ کہا گیا کہ آپ سے بہت عرصہ پہلے خدا تعالیٰ کے انبیاء آپ کی بعثت کے متعلق اللہ تعالیٰ سے پیشگوئیاں پا کر کلام کرتے چلے آئے تھے۔

یہ خلاصہ ہے مفسرین کے اقوال کا۔ ان میں سے کوئی معنے بھی لے لئے جائیں۔ بہر حال یہ یقینی امر ہے۔ کہ عیسائیوں کا حضرت مسیح کی الوہیت کا ثبوت اس سے اخذ کرنا انتہا درجہ کی نادانی اور حماقت ہے۔

خلافت جوبلی فنڈ میں جماعتہائے بیرون ہند کے وعدے

ممباسہ کلنڈنی اور سنگاپور کے وعدے پہلے شائع ہو چکے ہیں۔ باقی جماعتوں کے اب شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔

جماعت	رقم
مسقط	۶۰/ روپے
ڈاکٹر رشید احمد صاحب ابل	۱۰۱/ ؍؍
عدن	۶۰ ؍؍
نیروبی	۲۷۶۷ شلنگ
ڈاکٹر لعل دین صاحب کمپالہ	۱۰۰۰ ؍؍
گموئی برما	۱۳۲ روپے
رنگون ؍؍	۵۰۱ ؍؍
کولون ہانگ کانگ	۲۲۰ روپے
بٹاویہ جاوا	۱۹۰ ؍؍
بوگر ؍؍	۳۱۵ ؍؍
پوروکرتو ؍؍	۶۹ ؍؍
سالٹ پانڈ مغربی افریقہ	۴۸۵/۱۵

وصول ہو چکے ہیں۔

جماعت حیفا ۱۵۰/

ناظر بیت المال قادیان

بقایا دار جماعتوں میں عہدہ دار نہیں ہو سکتے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایک فیصلہ کے مطابق جو حضور نے مجلس مشاورت منعقدہ اکتوبر ۱۹۳۶ء میں فرمایا تھا۔ کوئی شخص جو بقایا دار ہو عہدہ دار نہیں رہ سکتا۔ اس لئے جن عہدہ داروں کے ذمہ بقایا ہے ان کو چاہیئے کہ اپنے بقائے جسقدر جلد ممکن ہو صاف کر لیں تا ایسا نہ ہو کہ ان کو اس نقص کی وجہ سے عہدہ سے علیحدہ ہونا پڑے۔ ناظر بیت المال

چندہ تحریک جدید میں ایک بہن کی خواب کے ذریعہ شمولیت

ذیل میں مکرمی بابو اعراف اللہ صاحب سب پوسٹ ماسٹر مرحد کی اہلیہ صاحبہ کا ایک خواب درج کیا جاتا ہے۔ جو انہوں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی خدمت میں لکھ کر بھیجا۔ وہ لکھتے ہیں۔

"تحریک جدید سال چہارم کے وعدوں کا وقت گذر گیا ہے۔ میری بیوی نے ایک خواب کی بنا پر چندہ تحریک جدید میں شمولیت کی خواہش کی ہے۔ مگر اس کے لئے حضور کی منظوری کی ضرورت ہے۔ کیونکہ وعدہ بعد از وقت ہے۔ میری بیوی نے اپنا خواب مجھے حسب ذیل سنایا تھا۔

میں ایک موقعہ پر اس کو مخاطب کرکے کہتا ہوں۔ کہ وہ کپڑے پہن لو۔ (شاید خاص قسم کے یا نئے) تیاری کا دن ہے میں نے اپنے کپڑے پہن لئے ہیں۔ اس نے جواب دیا۔ کہ وہ کپڑے تو نہیں ہیں۔ البتہ اور کپڑے پہن لوں گی۔ میں نے جواب دیا کہ میں تو طیار ہوں۔ جاتا ہوں۔ اور تمہارے ان کپڑوں کی ضرورت نہیں۔

ان دنوں میں بیمار تھا۔ میری بیوی نے یہ تعبیر سمجھی۔ شاید میں اس دنیا سے جانے والا ہوں۔ بیماری کی وجہ سے۔ اور میں رہ گئی ہوں۔ خاص لباس سے مراد آخرت کا لباس تھا۔ مگر جب میں خدا کے فضل سے صحت یاب ہوگیا۔ تو اس نے یہ تعبیر مراد لی۔ کہ اس لباس سے مطلب تحریک جدید میں شمولیت ہے۔ جس میں از روئے چندہ وہ پہلے شامل نہ ہوئی تھی"۔ اس پر حضور ایدہ اللہ نے رقم فرمایا "چونکہ خواب ہے۔ منظور کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ قبول کرے"۔

یہ خواب بتا رہی ہے۔ کہ تحریک جدید اللہ تعالےٰ کی نگاہ میں بہت مقبول ہے۔ اور اللہ تعالےٰ خود بخود ایسے لوگوں کو سلسلہ کی نصرت کے لئے لا رہا ہے۔ جنہیں بذریعہ خواب وہ خود تحریک کرتا ہے۔ اسی امر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے ایک دفعہ فرمایا تھا۔

"تحریک جدید میں وہی شخص شامل ہو۔ جو وعدہ کو پورا کرنے کی توفیق رکھتا ہوں اور جو سمجھتا ہو۔ کہ پہاڑ ٹل جائیں۔ تو ٹل جائیں۔ مگر میں اپنے وعدے سے نہیں ٹل سکتا۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہماری جماعت میں ایسے احباب کی کمی نہیں۔ اگر ہو بھی۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات سے پتہ لگتا ہے۔ کہ آخر یہ کام ہو کر رہے گا۔ اور کسی روک کی وجہ سے خواہ کتنی بڑی ہو۔ یہ کام رک نہیں سکتا۔ آپ کا الہام ہے۔ کہ ینصرك رجال نوحی الیہم من السماء یعنی تری مدد وہ لوگ کریں گے۔ جن کی طرف ہم آسمان سے وحی نازل کریں گے۔ پس مجھے روپیہ کی فکر نہیں۔ اللہ تعالےٰ خود ایسے آدمی لائے گا۔ جن کے دلوں میں الہاماً وہ تحریک پیدا کرے گا۔ کہ جاؤ اور چندہ دو۔ اس لئے مجھے کوئی گھبراہٹ نہیں۔"

احباب کو چاہیئے۔ کہ اپنے وعدے جلد سے جلد پورے کریں۔ کیونکہ اب صرف سوا مہینہ باقی رہ گیا ہے۔ (فنانشل سکرٹری)

رپورٹ احمدیہ ٹورنمنٹ بابت سال ۱۹۳۸ء

ذیل میں اس رپورٹ کا ملخص پیش کیا جاتا ہے۔ جو تقسیم انعامات کے موقع پر ٹورنامنٹ کمیٹی کی طرف سے پڑھی گئی۔

احمدیہ ٹورنامنٹ جو کئی سالوں سے بند چلا آتا تھا۔ امسال جناب ناظر صاحب تعلیم وتربیت کے منشا اور ہدایات کے ماتحت از سر نو ۲۲ جون ۱۹۳۸ء سے شروع ہو کر ۵ جولائی کو بخیر وخوبی ختم ہوا۔ ٹورنامنٹ ان قواعد وضوابط کے مطابق منعقد کیا گیا جو صدر انجمن کے منظور شدہ ہیں۔

اس ٹورنامنٹ میں جامعہ احمدیہ۔ مدرسہ احمدیہ۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے علاوہ احمدیہ سپورٹس کلب۔ احمدیہ یونین کلب اور نیشنل لیگ کور کی ٹیمیں بھی شامل ہوئیں۔ فٹ بال۔ ہاکی۔ والی بال۔ کبڈی۔ بیڈمنٹن۔ رسہ کشی کے علاوہ۔ بلند آوازی۔ نشانہ غلیل۔ دوڑ سو گز۔ دو سو بیس گز۔ چار سو چالیس گز۔ لانگ جمپ۔ ہائی جمپ۔ ہاپ سٹیپ اینڈ جمپ۔ تیز وآہستہ سائیکلنگ۔ رد کول والی دوڑ۔ فینسی شو۔ اور گیند پھینکنے میں انفرادی مقابلے ہوئے۔

ٹورنامنٹ کمیٹی کے مہیا کردہ انعامات کے علاوہ جناب مرزا گل محمد صاحب رئیس اور محمد سعید صاحب سلیم نے اپنی طرف سے کمیٹی کی معرفت سائیکل ریس میں اول رہنے والے کے لئے کپ پیش کئے۔

ٹورنامنٹ کمیٹی کے ممبر حسب ذیل تھے۔

حضرت میاں شریف احمد صاحب صدر۔ جناب مولوی محمد دین صاحب بی اے ہیڈ ماسٹر سکرٹری۔ مولوی عبد الرحمن صاحب جٹ وکل پریذیڈنٹ۔ ملک محمد طفیل صاحب مولوی محبوب عالم صاحب خالد بی اے آنرز مولوی فاضل۔

ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے۔ مرزا گل محمد صاحب رئیس۔ قاضی محمد عبد اللہ صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ صوفی محمد ابراہیم صاحب بی۔ ایس سی بی ٹی۔ صوفی غلام محمد صاحب بی ایس سی بی ٹی۔ ماسٹر محمد نذیر خان صاحب بی اے ریفری شپ کے فرائض سر انجام دینے کی وجہ سے۔ بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی۔ ماسٹر علی محمد صاحب بی اے بی ٹی ماسٹر محمد فضل داد صاحب۔ چوہدری قمر الدین صاحب۔ جمعدار نعمت اللہ خان صاحب اور مولوی سید احمد صاحب (آف نیشنل کور) انتظامات میں میرا ہاتھ بٹانے کی وجہ سے۔ اور حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم اے حضرت میاں شریف احمد صاحب نواب عبد اللہ خان صاحب بالخصوص اور دیگر مخیر احباب انعامات بہم پہنچانے کے لئے چندہ دینے کی وجہ سے ہمارے دلی شکریہ کے مستحق ہیں۔

(محمد ابراہیم بی اے) قائم مقام سکرٹری احمدیہ ٹورنامنٹ قادیان

انجمن احمدیہ بھلوال کا سالانہ جلسہ

انجمن احمدیہ بھلوال ضلع سرگودھا کا سالانہ جلسہ انشاء اللہ العزیز ۲۱ اکتوبر ۱۹۳۸ء تا ۲۳ اکتوبر ۱۹۳۸ء ہوگا۔ اردگرد کی جماعتوں کے احباب جس قدر تعداد میں تشریف لے جاسکیں پہنچ کر فائدہ حاصل کریں۔ ناظر دعوۃ وتبلیغ۔ قادیان

خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب کا ایڈریس

جناب خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال ان دنوں سندھ میں ہیں جو دوست ان سے خط و کتابت کرنا چاہیں وہ نوٹ کرلیں۔ ان کا پتہ یہ ہے۔ "خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب۔ احمد آباد اسٹیٹ نبی سررروڈ۔ سندھ"۔

وصیت نمبر ۵۲۳۳

منکہ ڈاکٹر بشیر احمد ولد حضرت میاں مہر دین صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن بوبک ڈاکخانہ ظفروال ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۳۸-۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

(۱) ہم چار بھائیوں کی مشترکہ ۴۸ کنال زرعی چاہی زمین واقع موضع بوبک (متصل) ڈاکخانہ ظفروال تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ میں ہے جس کی موجودہ قیمت بارہ سو روپیہ ہے۔ ایک مکان بوبک میں ہے۔ جو وہ بھی ہم چار بھائیوں میں مشترک ہے۔ جس کی قیمت اندازاً مبلغ دوصد روپیہ ہے۔ میں اس جائیداد میں سے اپنے چوتھائی حصہ کا ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں اس جائیداد کے حصہ وصیت کردہ میں سے کوئی جائیداد یا کوئی رقم حوالہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی

(۲) میرا گزارہ ماہوار تنخواہ پر ہے۔ جو اسوقت مبلغ ۱۹۸/۰ مع الاؤنس ہے جس میں تخفیف کے ہونے یا الاؤنس کے بند ہونے کی وجہ سے کمی کا احتمال ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ اس ماہوار آمد کا ⅒ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ انشاء اللہ

(۳) ۱و۲ کے علاوہ اگر میری کوئی اور جائیداد میری وفات کے بعد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔

العبد:۔ ڈاکٹر بشیر احمد احمدی میڈیکل آفیسر بقلم خود حال ملازم انچارج ڈسپنسری حیدر آباد ضلع میانوالی

گواہ شد:۔ محمد ابراہیم احمدی سکرٹری تبلیغ نکانہ صاحب حال وارد قادیان۔

گواہ شد:۔ محمد اختر کارکن دفتر تحریک جدید برادر موصی۔

اعلان

مشتاق احمد ملازم ریلوے پولیس کراچی میرا بڑا لڑکا ہے۔ جو کہ اپنی شادی وغیرہ کیلئے مقررہ سے زیادہ حاصل کرچکا ہے۔ اب اسکا کوئی حق میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ میں نہیں ہے اور نہ ہی وہ کسی قسم کا مستحق ہے۔ مورخہ ۱۱ اکتوبر ۱۹۳۸ء

المعلن خاکسار جلال الدین میونسپل کمشنر میانی ضلع شاہپور

نئی جوانی
مفت منگوائیے

اس لاجواب کتاب کے مطالعہ سے آپ معلوم کرلیں گے۔ کہ آپ جوانی صحت اور تندرستی کو کیسے قائم رکھ سکتے ہیں۔ ہمارے بیس سالہ تجربات کا نچوڑ ہے۔ آج ہی منگا لیجئے صرف ایک کارڈ لکھ کر

ایس۔ شیر اینڈ کمپنی ریلوے روڈ جالندھر شہر

نصف چندہ
آج ہی فائدہ اٹھائیے

رسالہ تندرستی کی اشاعت بڑھانے کے خیال سے تھوڑے عرصہ کیلئے اس کا چندہ نصف کردیا گیا ہے۔ مفصل حالات کیلئے نمونہ مفت طلب کریں

مینیجر رسالہ تندرستی ریلوے روڈ جالندھر شہر

دوائی اٹھرا

محافظ جنین حب اٹھرا رجسٹرڈ

اسقاط حمل کا مجرب علاج حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے شاگرد کی دوکان سے

جن کے حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یا پیدا ہوکر فوت ہو جاتے ہیں اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست تپ تشنج۔ درد پسلی یا نمونیہ ام الصبیان پرچھاواں یا سوکھا بدن پر پھوڑے پھنسی چھالے خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دیدینا۔ بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا۔ لڑکیوں کا زندہ رہنا لڑکے فوت ہو جانا اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی مرض نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کردیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کرکے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت قبلہ مولوی نور الدین صاحب طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچے ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ ۱۲ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے ۱۱ علاوہ محصولڈاک۔

المشتہر حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت سردار گوربچن سنگھ صاحب ایڈیشنل سب جج درجہ چہارم سیالکوٹ

نمبر مقدمہ ۲۹۷ سنہ ۱۹۳۸ء

جگن ناتھ و شیشر ناتھ پسران لالہ لیارام قوم کھتری ساکنان شہر سیالکوٹ مدعیان

بنام

امام دین وغیرہ مدعاعلیہم

دعوئے ۹۲۱/۰ روپیہ بروئے رہن نامہ

بنام فتح دین المعروف سائیں فتو ولد جواہر قوم جٹ ساکن سیالکوٹ حال وارد سرگودھا احاطہ بکریانوالہ مدعاعلیہ

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں حسب درخواست و بیان حلفی مدعیان عدالت کو یقین ہو گیا ہے۔ کہ مدعاعلیہ مذکور کی تعمیل معمولی طریقہ سے ہونی مشکل ہے۔ لہذا اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی برخلاف مدعاعلیہ جاری کرکے لکھا جاتا ہے۔ کہ اگر مدعاعلیہ مذکور تاریخ پیشی مقررہ ۱۰/۱۱ کو اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت ہذا ہوکر پیروی مقدمہ نہ کرے گا۔ تو اس کے خلاف کاروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔

آج بثبت ہمارے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا ۱۴/۱۰/۳۸

(دستخط حاکم) (مہر عدالت)

ضرورت رشتہ

میرے ایک دوست جوکہ قادیان میں رہائش رکھتے ہیں اور برسرروزگار ہیں۔ ان کیلئے ایک شریف خاندان کے رشتہ کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب حسب ذیل پتہ پر خط و کتابت فرمائیں۔ نوٹ:۔ خط و کتابت پوشیدہ رکھی جائیگی

م۔ الف۔ معرفت مینیجر صاحب الفضل قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

شنگھائی ۸ ستمبر۔ جنوبی چین میں دو دن کی سرگرم پیش قدمی کے بعد جاپانیوں نے نمایاں کامیابی حاصل کر لی ہے۔ چنانچہ کینٹن ہنکا ؤ ریلوے پر انہوں نے تینگ تنگ قبضہ کر لیا ہے۔ ان کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے ٹی یان پر قبضہ کر لیا ہے۔ شمالی چین میں جاپانی فوج نے صوبہ کوانسی میں شوتنگ کی طرف بڑھنا شروع کر دیا ہے۔ اس مقام پر تین ہزار چینی پسپا ہونے کی کوشش میں مارے گئے۔ تاہم چینی میں ان کی پیش قدمی خاطر خواہ نہیں ہے جس کی وجہ تو ایک دریا کی طغیانی ہے اور دوسری یہ کہ چینیوں نے بھاگتے وقت دریا کے پل تباہ کر ڈالے ہیں۔ ہانگ کانگ کی ایک اطلاع ہے کہ چینیوں نے جاپانیوں کو روکنے کی کوئی منظم کوشش نہیں کی لیکن کینٹن سے ۴۰ میل کے فاصلہ پر مشرقی جانب گذشتہ ۳۶ گھنٹوں سے زبردست لڑائی جاری ہے۔

بوڈاپسٹ ۸ اکتوبر۔ مقامی اخبار لکھتے ہیں۔ کہ اگر حکومت چیکوسلواکیہ ۲۴ گھنٹوں کے اندر حکومت ہنگری کے مطالبات منظور نہ کرے۔ تو نتائج کی ذمہ داری اسی پر ہوگی۔ وزیر اعظم ہنگری نے اعلان کیا ہے کہ ہم اب مزید صبر سے کام نہیں لے سکتے۔ اطالیہ اور جرمنی نے فوری تصفیہ کے لئے سفارتی گفت و شنید کا سلسلہ شروع کر دیا ہے یہ دونوں ممالک ہنگری کی تائید کر رہے ہیں۔

سری نگر ۸ اکتوبر۔ ریاست جموں و کشمیر کے کئی شہروں میں یکم جون ۱۹۳۳ء سے مارشل لا نافذ ہے یکم جون ۱۹۳۳ء کو ہنگامی صورت حالات پر قابو پانے کے لئے حکومت نے بعض فوجی اور پولیس افسروں کو ہنگامی اختیارات دیئے تھے۔ جو ابھی تک ان سے واپس نہیں لئے گئے۔ اس حکم کے مطابق پولیس اور فوج کا کوئی افسر وارنٹ کے بغیر کسی سیاسی مشتبہ کو گرفتار کر سکتا ہے۔

بیت المقدس ۸ اکتوبر۔ بیت المقدس کے نئے شہر کا ساح کا ردوں اور فوج نے محاصرہ کر لیا ہے۔ پرانے شہر کی حالت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ وہاں مسلح عربوں اور برطانوی فوج کے درمیان زبردست لڑائی ہوئی۔ ملک کے دیگر حصوں میں بھی فساد کی وارداتیں ہو رہی ہیں۔ فلسطین کی تمام پولیس فوج کے ماتحت کر دی گئی ہے ملک بھر میں بد امنی کی قلع قمع کرنے کے لئے شدید ترین اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

لنڈن ۸ اکتوبر۔ جہاز ران کمپنیوں کی انجمن نے حکومت سے درخواست کی ہے کہ جہازوں کی حفاظت کے لئے مؤثر انتظامات کئے جائیں۔ کیونکہ معاہدہ میونخ پر دستخط ہونے کے بعد ۱۴ برطانی جہازوں پر حملے ہو چکے ہیں۔

پٹنہ ۸ اکتوبر۔ حکومت بہار ایک ایسا بل تیار کر رہی ہے جس کے رو سے فرقہ وارانہ فسادات اور ہڑتالوں کے بلووں وغیرہ پر قابو پایا جا سکے۔ نیز ایسی ایجی ٹیشن کرانے والوں کے خلاف اقدامات اختیار کئے جا سکیں۔

برلن ۸ اکتوبر۔ تصفیہ چیکوسلواکیہ کے سلسلہ میں جرمنی میں جو فوجی اجتماع شروع ہوا تھا وہ اب ختم کر دیا گیا ہے چنانچہ ۷ لاکھ فوجیوں کو واپسی کا حکم دیدیا گیا ہے جن مزدوروں کو جبری کام کے لئے بھرتی کیا گیا تھا انہیں بھی فارغ کر دیا گیا ہے۔

پٹنہ ۸ اکتوبر۔ گورنمنٹ بہار بتیاہ ڈویژن میں واردھا کی تعلیمی سکیم کو آزمائش کے طور پر رائج کرنے کے امکانات کے متعلق تحقیقات کر رہی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ بتیاہ پولیس سٹیشن کے علاقہ میں اس سکیم کے مطابق ۳۵ سکول کھولے جائیں گے۔

استنبول ۸ اکتوبر۔ کمال اتاترک کی حالت بدستور ہے البتہ کل رات کی نسبت آج انہیں قدرے افاقہ ہے

پراگ ۸ اکتوبر۔ اس وقت تک چیکوسلواکیہ میں فرانسیسی زبان لازمی تھی لیکن اب اخبار مطالبہ کر رہے ہیں کہ فرانسیسی کے بجائے جرمن زبان کا حصول لازمی قرار دیا جائے۔ کیونکہ چیکوسلواکیہ کی جدید اقتصادی صورت حالات نے جرمنی کے ساتھ اس کے تعلقات زیادہ گہرے بنا دیئے ہیں۔

پراگ ۸ اکتوبر۔ چیکوسلواکیہ کے سابق پریذیڈنٹ ڈاکٹر بینیش نے شکاگو یونیورسٹی کی پیشکش قبول کرتے ہوئے وہاں کی پروفیسری منظور کر لی ہے۔ امید ہے۔ چند ہفتوں تک شکاگو چلے جائیں گے

وارسا سوویٹ فوج کے ۲۶ مختلف ڈویژنوں میں ۷۰۰ چینی افسر فوجی تربیت حاصل کر رہے ہیں۔ ۳۵۰۰ چینی ہوا بازی کی مشق کر رہے ہیں۔ ایک سرکاری اعلان کے مطابق سوویٹ گورنمنٹ نے جولائی سے اس وقت تک چین میں اپنے ۱۲۰۰ ماہر دراگنہ کٹو افسر بھیجے ہیں۔

کٹک ۸ اکتوبر۔ کل موضع گردھ ریاست دھنکنال میں پولیس نے پھر گولی چلا دی۔ چھ اشخاص جو مجروح ہوئے۔ کٹک ہسپتال میں داخل ہو گئے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ دربار دھنکنال پولیس کے ذریعہ پبلک سے دستخط کرا رہا ہے کہ ہم دربار کے وفادار ہیں۔ انہوں نے دستخط کرنے سے انکار کر دیا تھا اس لئے پولیس کے ساتھ جھگڑا ہو گیا۔ اور اس نے گولی چلا دی۔

پیرس ۸ اکتوبر۔ ہر ہٹلر نے چیکوسلواکیہ کی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ سوڈیٹن کے ان تمام باشندوں کو جو نازی نہیں اور اس وقت چیکوسلواکیہ میں پناہ گزین ہیں۔ جرمنی کے حوالے کر دیا جائے۔

یروشلم ۸ اکتوبر۔ تمام یروشلم میں کرفیو آرڈر لگا دیا گیا ہے۔ اب باشندے صرف ۶ گھنٹے کے لئے گھروں سے باہر نکل سکتے ہیں۔

حیفہ ۸ اکتوبر۔ اتھنٹ میں آٹھ عرب جیل خانہ توڑ کر بھاگ نکلے تھے ان میں سے دو کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا باقی روپوش ہو گئے۔

لکھنؤ ۸ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے زمینداروں نے یو پی ٹیننسی بل کے متعلق کانگرس ہائی کمانڈ کو ثالث تسلیم کر لی ہے

لنڈن ۷ اکتوبر۔ چیکوسلواکیہ کے اس مطالبہ پر کہ برطانیہ اور فرانس اسے مالی امداد دیں۔ فرانس نے انکار کر دیا ہے اور لکھا ہے کہ اس کی اپنی ضروریات پوری نہیں ہو رہیں غالباً برطانیہ تن تنہا اس بوجھ کو اٹھانے سے انکار کر دے گا۔

کیڈز ۸ اکتوبر۔ دس ہزار اطالوی والنٹیرز سپین سے واپس چلے گئے ہیں۔ باقی اطالوی والنٹیر بھی عنقریب جا رہے ہیں۔

روم ۸ اکتوبر۔ اطالوی گورنمنٹ کا ایک کمیونک مظہر ہے کہ خفیہ پولیس نے شمالی اٹلی میں فسطائیت کے مخالف دو گروہوں کا سراغ لگایا ہے ان کا سرغنہ ایک جرمن یہودی پروفیسر ہے بیان کیا جاتا ہے۔ کہ یہودی پروفیسر کے تعلقات دوسرے ممالک کی مخالف فسطائیت انجمنوں کے ساتھ بھی ہیں۔ ان کے خلاف مقدمہ کی سماعت کے لئے ایک سپیشل ٹربیونل مقرر کیا جائے گا۔

لنڈن ۷ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر ڈی ویلرا نے آئرلینڈ کی موجودہ تقسیم کے متعلق ایک اعلان کیا اور کہا ہے کہ میں نے استصواب رائے کا خیال ترک کر دیا ہے۔ برطانیہ کو چاہیئے کہ السٹر کے ۶ کاؤنٹیوں کو آل آئرلینڈ پارلیمنٹ میں شمولیت پر آمادہ کرے۔ میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ قوم پرست اقلیت کے حقوق اسی کے رقبہ جات میں محفوظ ہوں انگلستان کو معلوم ہونا چاہیئے کہ جب تک یہ تقسیم رہے گی یورپ میں جنگ چھڑنے کی صورت میں اس کے ساتھ ہماری طرف سے تعاون کے امکانات بہت ہی کم ہونگے

بمبئی ۸ اکتوبر۔ سیاسی حلقوں میں یہ کہا جاتا ہے کہ نائب وزیر ہند ہندوستان اسلئے آئے ہیں کہ معلوم کریں کہ فیڈریشن کے نفاذ کے لئے